138147 ـ قسم اٹھائی کہ اگر چیٹ روم میں داخل ہوا تو بیوی کو طلاق لیکن پھر چیٹ روم میں داخل ہو گیا

سوال

میں جوان ہوں اور شادی سے قبل انٹرنیٹ پر چیٹ روم میں لڑکیوں سے گپ شپ لگایا کرتا تھا، جب شادی ہو گئی تو میں نے قسم اٹھائی کہ اب چیٹ روم میں عمدا اور قصدا نہیں جاؤنگا الا یہ کہ بھول جاؤں یا غلطی ہو جائے.
اس قسم کے بعد میں ڈرتا تھا حتی کہ چیٹ روم کو دیکھنے سے بھی خوف آتا، لیکن میں قسم کے الفاظ بھول چکا ہوں کہ آیا قسم صرف چیٹ روم میں داخل ہونے پر تھی یا کہ چیٹ کرنے پر، کچھ ایام قبل میں انٹرنیٹ پر تھا مجھ سے قبل ایك نوجوان وہاں بیٹھا ہوا تھا جو چیٹ پر لڑکی سے بات چیت کر رہا تھا اور اس نے جاتے وقت اپنی ای میل کھلی ہی رہنے دی تو مجھے خیال آیا کہ میں اس لڑکی کی تصویر دیکھوں " استغفر اللہ " لیکن میرے ذہن میں یہ نہ تھا کہ میں اس کے ساتھ چیٹ کروں لہذا میں نے چیٹ روم کھولا جسے نوجوان نے چھوڑا تھا اور اسے میں نے دیکھا.
اس دن سے آج تك میں عذاب میں مبتلا ہوں کہ آیا طلاق واقع ہو گئی ہے یا نہیں ؟
بعض اوقات میں دل میں کہتا ہوں تم تو چیٹ روم میں انٹر ہونے سے ہی خوفزدہ ہو، اور یہ اس بات کی دلیل ہے کہ قسم چیٹ روم میں انٹر ہونے پر تھی، پھر بعد میں دل میں کہتا ہوں صرف داخل ہونے کا خوف ہی اس بات کی دلیل نہیں کہ قسم چیٹ روم میں داخل ہونے پر تھی.
اور بعض اوقات دل میں یہ کہتا ہوں کہ میں بیوی سے رجوع کر لوں گا اور اپنے دل میں اسے ایك طلاق شمار کرتا ہوں پھر پلٹ کر کہتا ہوں میں اسے کیسے ایك طلاق شمار کر سکتا ہوں، ہو سکتا ہے جب قسم کے الفاظ ہی بالضبط یاد نہیں تو یہ طلاق کیسے ہو سکتی ہے ؟

پسندیدہ جواب

الحمد للہ.

اول:

اللہ کے بندے آپ نے اپنے ساتھ برا کیا ہے اور اپنی بیوی کے ساتھ بھی برا کیا ہے، اور اس نوجوان کے ساتھ بھی برا کیا جس کی خاص اشیاء کا آپ نے تجسس کیا، اور اس کے چیٹ روم میں گئے.

جناب والا آپ کی بیوی کا کیا قصور کہ آپ نے اس سے اپنی شادی کو ہوا کے گھوڑے پر دوڑا دیا، جب بھی آپ کو آپ کا دل اور خواہش چیٹ روم میں داخل ہونے کا کہے یا عورتوں سے بات چیت کرنے کا تو اس کی سزا آپ کی

بیوی کو ہو کہ اسے طلاق ؟ اللہ کی قسم بہت تعجب کی بات ہے!!

آپ کو تو چاہیے تھا کہ شادی کو آپ اس گندگی سے توبہ کی فرصت اور موقع بناتے، اور اللہ تعالی نے آپ کے لیے جو حلال کیا ہے اسے حرام سے کفائت سمجھتے، اور اسے بچوں کی کھیل نہ بناتے، اللہ ہمیں اور آپ کو سیدھی راہ نصیب فرمائے.

حق تو یہ ہے کہ جو نوجوان باتیں کر رہا تھا اور اس نے چیٹ روم بھی کھلا چھوڑ دیا اس نے حرام اور غلط کام کیا، اگر وہ بالفعل ایك اجنبی لڑکی سے باتیں کر رہا تھا؛ لیکن اس کا معنی یہ نہیں کہ تم بھی اس حرام کام میں اس کے ساتھ شریك ہو جاؤ، اور نہ ہی تمہیں اس کی جاسوسی کرنی چاہیے تھی، نہ تو آپ نے نیکی کا حکم دیا اور نہ ہی برائی سے منع کیا، اور نہ ہی آپ نے اس کام کو ترک کیا جو دوسرا کر رہا تھا.

دوم:

رہا مسئلہ آپ کی قسم کا اگر تو آپ نے طلاق کی قسم اس لیے کھائی تا کہ آپ چیٹ روم میں داخل ہونے سے اپنے آپ کو روك سکیں، اور اس قسم کے ساتھ اس کام سے دور ہوں اور آپ نے اس سے اپنی بیوی کو طلاق دینے کا قصد نہیں کیا تو آپ کی بیوی کو طلاق نہیں ہوگی بلکہ آپ اپنی قسم کا کفارہ دیں.

قسم کے کفارہ کی مقدار معلوم کرنے کے لیے آپ سوال نمبر (9985) اور (45676) کے جواب کا مطالعہ کریں.

اور اگر آپ نے اپنی قسم سے بیوی کو طلاق دینے کا قصد کیا کہ اگر آپ نے ایسا کیا، تا کہ اس کے برے فعل کی آپ کو سزا ہو، تو یہ ایك طلاق شمار ہوگی.

شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:

" ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہ فرماتے ہیں:

طلاق تو حاجت سے ہوتی ہے اور آزادی وہ ہوتی ہے جس سے اللہ کی رضا چاہی جائے "

اسے امام بخاری نے صحیح بخاری میں بیان کیا ہے.

ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہ نے بیان کیا ہے کہ طلاق تو اس کی واقع ہوتی ہے جس کی غرض طلاق دینے کی ہو؛ اس کی نہیں جو طلاق واقع ہونے کی ناپسند کرتا ہو مثلا طلاق کی قسم اٹھانے والے اور مکرہ یعنی جبر کیے جانے والے کی طرح.

اور عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا بیان کرتی ہیں کہ:

" ہر قسم چاہیے وہ کتنی بھی بڑی ہو اس کا کفارہ اللہ کی قسم کا کفارہ ہی ہے "

اور یہ سب قسموں کو حاصل ہے، چاہیے وہ طلاق کی قسم ہو یا غلام آزاد کرنے کی یا نذر وغیرہ کی.

اور یہ قول کہ: طلاق کی قسم سے طلاق لازم نہیں ہوتی سلف اور خلف میں سے اکثر کا یہی مذہب ہے؛ لیکن ان میں کچھ ایسے بھی ہیں جو کفارہ لازم نہیں کرتے مثلا دواد اور اس کے اصحاب، اور کچھ قسم کا کفارہ لازم کرتے ہیں؛ مثلا طاؤس وغیرہ سلف اور خلف سے " انتہی

مجموع الفتاوی (33 / 61).

مستقل فتوی کمیٹی کے علماء کرام سے درج ذیل سوال دریافت کیا گیا:

ایك شخص کثرت سے سگرٹ نوشی کرتا ہے اور وہ سگرٹ چھوڑنا چاہتا تھا لہذا اس نے اپنے آپ سے کہا: اللہ کی قسم اگر میں نے سگرٹ نہ چھوڑے تو مجھ پر میری بیوی حرام، لیکن وہ سگرٹ نوشی نہ چھوڑ سکا ؟

کمیٹی کے علماء کا جواب تھا:

" اگر تو آپ کا اپنی بیوی کو اپنے اوپر حرام کرنے کا مقصد اپنے آپ کو سگرٹ نوشی سے روکنا تھا اور طلاق مقصد نہیں تو اس قسم سے طلاق واقع نہیں ہوگی، بلکہ اس سے قسم کا کفارہ لازم ہوگا، اور اگر آپ کا حرام سے مقصد طلاق تھا تو اگر آپ شراب نوشی کرینگے تو آپ کی بیوی کو ایك طلاق ہو جائیگی اور عدت کے اندر اندر رجوع کر سکتے ہیں اگر تیسری طلاق نہ ہو تو پھر.

اسی طرح قسم توڑنے کا بھی آپ کو کفارہ ادا کرنا ہوگا اور قسم کا کفارہ یہ ہے کہ: دس مسکینوں کو کھانا دیا جائے، یا پھر دس مسکینوں کو لباس دیا جائے، اور اگر یہ نہ پائے تو تین ایام کے روزے رکھے " انتہی

دیکھیں: فتاوی اللجنۃ الدائمۃ للبحوث العلمیۃ والافتاء (20 / 99 - 100).

شیخ ابن عثیمین رحمہ اللہ کہتے ہیں:

" اگر تو اس شخص کا اپنے قول " مجھ پر طلاق " سے مراد اور مقصد قسم ہو تو یہ قسم ہے اور قسم کے حکم میں ہوگی اگر وہ قسم توڑتا ہے تو اس پر قسم کا کفارہ ہوگا، اور اگر قسم نہ توڑے تو اس پر کچھ لازم نہیں آئیگا.

اور اگر اس کا مقصد طلاق ہو اور وہ قسم کو توڑ دے تو اس کی بیوی کو طلاق ہو جائیگی " انتہی

دیکھیں: فتاوى نور على الدرب (17).

مزید آپ سوال نمبر (39941) اور (132586) کے جوابات کا مطالعہ ضرور کریں.

واللہ اعلم .